روحوں کا سفر

www.KitaboSunnat.com

مؤلف
حافظ جلال الدین القاسمی

تخریج و اضافہ
ڈاکٹر سید بلال ارمان

THE KNOWLEDGE BOOK HOUSE
دی نالج بک ہاؤس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

روحوں کا سفر

مؤلف

حافظ جلال الدین القاسمی

تخریج و اضافہ

ڈاکٹر سید بلال ارمان

دی نالج بک ہاؤس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

© جملہ حقوق بحق ناشر و مولف محفوظ

نام	:	روحوں کا سفر
مولف	:	حافظ جلال الدین القاسمی
تخریج	:	ڈاکٹر سید بلال ارمان
سنہ اشاعت	:	ستمبر ۲۰۲۰ء
تعداد	:	ایک ہزار
ناشر	:	دی نالج بک ہاؤس
قیمت	:	50 روپے
صفحات	:	48
کمپوزنگ	:	محمد عاقب (9373709193)

ملنے کے پتے

دی نالج بک ہاؤس
The Knowledge Book House

دی نالج انگلش اسکول

پلاٹ نمبر 2، سروے نمبر 65/3، نشاط نگر، گلی نمبر 1، مالیگاؤں، ضلع ناشک (مہاراشٹر)

موبائل نمبرز : 9834926449 / 7020045359

ای میل : theknowledgebookhouse@gmail.com

نوٹ : یہ کتاب امیزان (Amazon.in) پر بھی دستیاب ہے۔ اس نام سے سرچ کر کے آرڈر دیں۔

Roohon Ka Safar

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلرُّوحِ

قُلِ ٱلرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّى

وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ ٱلْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٨٥﴾

”اور یہ لوگ آپ سے روح کی بابت سوال کرتے ہیں۔
آپ جواب دیجیے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے۔
اور تمھیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مسنون خطبہ

﴿ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . اَمَّا بَعْدُ : فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ﴾

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ۝ ﴾ (سورة آل عمران : ٣ / ١٠٢)

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِي تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝ ﴾

(سورة النساء : ٤ / ١)

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَقُولُواْ قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَٰلَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ ﴾ (سورة الاحزاب : ٣٣ / ٧٠-٧١)

”بے شک سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ہم اس کی تعریف کرتے ہیں،اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش کے طلب گار ہیں۔ہم اپنے نفوس کے شر سے اور اپنی بداعمالیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔جسے اللہ ہدایت دے،اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔جسے وہ اپنے در سے دھتکار دے،اس کے لیے کوئی رہبر نہیں ہوسکتا۔میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔وہ اکیلا ہے،اس کا کوئی شریک نہیں۔اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد! یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے،تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں جو (اللہ کے دین میں) اپنی طرف سے نکالے جائیں۔دین میں ہر نیا کام بدعت ہے،ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم کی آگ ہے۔

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیے۔اور دیکھو،مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔“

”اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیے۔اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناتے توڑنے سے بھی بچو۔بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔“

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو۔تاکہ اللہ تعالیٰ تمھارے کام سنوار دے اور تمھارے گناہ معاف فرما دے۔جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی تابع داری کرے گا،اس نے بڑی مراد پالی۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مشمولات

- پیش لفظ 8
- ایک اہم اصول 10
- ایک مثال 11
- درشتی (Rigormortis) 13
- انبیائے کرام علیہم السلام کے جسد محفوظ رہتے ہیں 14
- روحیں، جسموں سے پہلے پیدا کی گئی ہیں 15
- نظریہ اضافت (Theory of Relativity) 18
- روح کیسی ہوتی ہے؟ 19
- روحیں کہاں ہیں؟ 19
- روح کیا ہے؟ 20
- قرآن مجید بھی روح ہے 22
- جبریل علیہ السلام بھی روح ہیں 22
- عیسیٰ علیہ السلام بھی روح ہیں 23
- انسان کے مرجانے کے بعد بھی روح موجود ہوتی ہے 23
- مردوں کو (عبرت کے طور پر) سنایا جاتا ہے 24
- مردوں کو (معجزے کے طور پر) سنایا جاتا ہے 25
- عالم برزخ میں بھی جسم کے ساتھ روح کا تعلق ہوتا ہے 26
- ایک مثال 27
- عذاب قبر سے حفاظت کی دعا 31
- میت کی تدفین کی بعد دعا کی تلقین 33
- جنازے کی دعا 33
- انسان کی آخری وصیت کیا ہونا چاہیے؟ 34
- قبر سے زیادہ ہولناک کوئی چیز نہیں 35
- روحوں کو کہاں رکھا جاتا ہے؟ 36
- روحوں کا سفر 39
- ”روحوں“ سے متعلق چند ایسے امور جو شریعت اسلامیہ میں ثابت نہیں 42
  - روحیں گھر آتی ہیں 42
  - روحوں کو بلایا جاتا ہے 42
  - مردے سنتے ہیں 43
- مصادر و مراجع 43

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ہم اسی کی تعریفیں بیان کرتے ہیں،اسی سے مدد طلب کرتے ہیں،اسی سے مغفرت چاہتے ہیں اور ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔اللہ جسے راہ دکھائے ،اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔جسے گمراہ کردے،اسے کوئی راہ نہیں دکھا سکتا۔میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ،وہ تنہا ہے،اس کا کوئی ساجھی نہیں۔میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

جسم اپنی خلقت کے اعتبار سے پابند اور محدود ہے،جبکہ روح ایک فوق الادراک مابعد الطبیعاتی حقیقت ہے جس تک عقل رسائی نہیں کرسکتی۔اللہ رب العزت نے روح کو ﴿ أَمْرِ رَبِّي ﴾ کہہ کر انسان کو متنبہ کردیا ہے کہ وہ اس معاملے میں بحث میں نہ پڑے، سوائے اس کے جو کچھ بتادیا گیا ہے۔

روح جیسے موضوع پر وہی عالم گفتگو کرسکتا ہے جسے وسیع علم،شعور اور سمجھ عطا کی گئی ہو اور سمجھانے کا طریقہ ایسا ہو کہ ایک عام سے انسان کو بخوبی میں آجائے۔اللہ تعالیٰ نے علامہ جلال الدین قاسمی حفظہ اللہ کو ان ساری خوبیوں سے نوازا ہے۔

زیر نظر کتاب،ممتاز عالم دین،حافظ جلال الدین قاسمی حفظہ اللہ کا ایک بیان ”روحوں کا

سفر“ سے ماخوذ ہے۔شیخ محترم کا انداز بیان اور دلائل کا ایسا اثر ہوا کہ میں نے اس بیان کو کتاب کی شکل دینے کی ٹھان لی۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب سے لوگ روح کے متعلق اپنی غلط فہمیوں کو دور کرتے ہوئے اپنے عقائد کو درست کریں گے۔کتاب میں موجود احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔ جب میں شیخ محترم کی پیش کردہ احایث کو اس کتاب میں درج کرنے بعد تخریج کررہا تھا تو میں نے پایا کہ ساری احادیث صحیح ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولف کو جزائے خیر دے،اس کتاب سے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے اور اسے میرے اور میرے والدین کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے،آمین۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ .

ڈاکٹر سید بلال ارمان
الفردوس فاؤنڈیشن،گلبرگہ(انڈیا)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایک اہم اصول

سب سے پہلے ایک اصول ذہن نشین کرلیا جائے تاکہ اس موضوع کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

اصول یہ ہے کہ ''عقل کا دائرہ ''محسوسات'' ہیں اور شریعت کا دائرہ'' ماورائے محسوسات'' ہیں، لہٰذا نتیجہ یہ ہوا کہ عقل نقل کے تابع ہے، اس کا عکس نہیں ہے۔''

عقل کو ہمیشہ نقل کے تابع ہونا چاہیے۔ اگر شریعت کی کوئی بات عقل نہیں سمجھ پارہی ہے، وہ عقل کے پیمانے پر پوری نہیں اتر رہی ہے تو عقل کو اور سائنس کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ یہ غلط ہے بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ یہ ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ غالباً اسی اصول کی طرف ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اشارہ کیا ہے۔

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغ راہ ہے ، منزل نہیں ہے

تمثیل : ہماری عقل کا پیمانہ، سونا تولنے کی میزان (ترازو) ہے اور شریعت، پہاڑ ہے۔ انسان کی یہ بہت بڑی حماقت ہوگی کہ وہ سونا تولنے والی ترازو سے پہاڑ تولنے کا ارادہ کرے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ عقل کو نقل کے تابع ہونا چاہیے۔ اگر عقل کو کوئی بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے تو وہ اپنے پیمانے پر نظر ثانی کرے۔ مذہب کے کسی اصول کے بارے میں دو ٹوک یہ نہ کہے کہ یہ غلط ہے۔

ایک مثال

مندرجہ بالا اصول کی وضاحت کے لیے ایک مثال پیش کی جارہی ہے۔

سلیمان علیہ السلام نے جنوں کی جماعت کو بیت المقدس کی تعمیر کے کام پر لگایا۔ مدت تک وہ مسجد تعمیر ہوتی رہی، یہاں تک کہ سلیمان علیہ السلام کی وفات کا وقت بھی قریب آگیا۔ آپ اپنا عصا ٹیک کر اس عصا کے سہارے کھڑے ہوگئے اور اسی حالت میں آپ کی وفات ہوگئی، مگر جن مزدور یہ سمجھ کر کہ آپ زندہ کھڑے ہیں، برابر کام میں مصروف رہے۔ مدت دراز کے بعد بحکم الٰہی دیمک نے آپ کے عصا کو کھا لیا اور عصا کے گر جانے سے آپ کا جسم مبارک زمین پر آگیا۔ اس وقت جنوں کی جماعت اور تمام انسانوں کو پتہ چلا کہ آپ کی وفات ہوگئی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس واقعے کو ان لفظوں میں بیان فرمایا ہے:

﴿ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴾ (سورة سبا : ٣٤ / ١٤)

''پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم بھیج دیا تو ان کی خبر جنات کو کسی نے نہ دی، گھن کے کیڑے کے سوا جو ان کی عصا کو کھا رہا تھا۔ پس جب (سلیمان علیہ السلام)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گر گئے تو اس وقت جنوں نے جان لیا کہ اگر وہ غیب داں ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔"

نکتہ : مندرجہ بالا آیت سے یہ بات صاف طور پر ثابت ہوجاتی ہے کہ جنات بھی غیب نہیں جانتے۔

جدید میڈیکل سائنس یہ کہتی ہے کہ ہندوستان میں دو گھنٹے کے بعد اور دیگر ممالک میں تین گھنٹے کے بعد لاش پر درشتی (Rigormortis) شروع ہوجاتی ہے اور بارہ گھنٹے میں ساری لاش اکڑ جاتی ہے، لہٰذا سلیمان علیہ السلام کا جسد لمبی مدت تک محفوظ کیسے رہ سکتا ہے؟ کیونکہ چند گھنٹوں کے بعد تو لاش پر درشتی شروع ہوجاتی ہے۔

سائنس دانوں کو حقیقت تک پہنچنے کے لیے مختلف مراحل سے گزرنا ہوتا ہے :

① پہلا مرحلہ مفروضہ (Hypothesis)
② دوسرا مرحلہ، تجربہ (Experiment)
③ تیسرا مرحلہ، مشاہدہ (Observation)
④ چوتھا مرحلہ، نتیجہ (Inference)
⑤ پانچواں مرحلہ، تنظیم نتائج (Systemization of Inference)

جب دیگر سائنس داں تنظیم نتائج سے مطمئن ہوتے ہیں تو اسے حقیقت (Fact) قرار دے دیا جاتا ہے۔

قرآن کو حقیقت تک پہنچنے کے لیے کوئی مرحلہ طے نہیں کرنا پڑتا بلکہ قرآن جو کہتا ہے، وہی حقیقت ہے۔

لہٰذا سائنس کو اپنے پیمانے پر نظر ثانی کرنا چاہیے کیونکہ سلیمان علیہ السلام کے جسد کے بارے میں قرآن کی تبدیل نہ ہونے والی حقیقت موجود ہے۔

نتیجتاً سائنس کو یہ ماننا پڑے گا کہ عقل کو نقل کے تابع ہونا چاہیے۔

درشتی (Rigormortis)

بعد از مرگ لاش کے اکڑ جانے (عضلات جسم کی سختی) کو درشتی (Rigormortis) کہتے ہیں۔ درشتی کا آغاز پلکوں (Eyelids) سے ہوتا ہے۔ دلیل کے طور پر مندرجہ ذیل حدیث ملاحظہ فرمائیں :

« عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ ، فَأَغْمَضَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الرُّوْحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ » (صحيح مسلم : كتاب الجنائز ، حديث ٩٢٠ ، وسنن ابى داود : كتاب الجنائز ، ح ٣١١٨ ، وسنن ابن ماجة : كتاب الجنائز ، حديث ١٤٥٤)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوسلمہ رضی اللہ عنہ (کی میت) کے پاس آئے تو ان کی آنکھیں کھلی تھیں۔ آپ نے ان کی آنکھیں بند کردیں اور فرمایا "جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کا تعاقب کرتی ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مردے کی آنکھ اس واسطے کھلی رہ جاتی ہے کہ وہ روح کو جاتے وقت دیکھتا ہے، پھر اسے آنکھ بند کرنے کی طاقت نہیں رہتی، اس لیے آنکھ کھلی رہ جاتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا میت کی آنکھیں بند کرنا اس بات کا اشارہ ہے کہ درشتی کا آغاز پلکوں سے ہوتا ہے۔

نکتہ : میت کی آنکھیں کھلی رہیں تو سنت یہ ہے کہ آنکھیں بند کردی جائیں۔

انبیائے کرام علیہم السلام کے جسد محفوظ رہتے ہیں

سلیمان علیہ السلام کا موت کے بعد مدت دراز تک عصا پر ٹکے رہنا اور ان کے جسم کا محفوظ رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کے جسم محفوظ رہتے ہیں، سڑتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مٹی پر حرام کردیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسد کو کھائے۔ انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں پر مٹی، پانی، ہوا وغیرہ کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

« عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِكُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فِیْهِ خُلِقَ آدَمُ ، وَفِیْهِ قُبِضَ ، وَفِیْهِ النَّفْخَةُ ، وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ ، فَاَكْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِیْهِ ، فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ . قَالَ : قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَكَیْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَیْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ ؟ - یَقُوْلُوْنَ : بَلِیْتَ - فَقَالَ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ

الْاَنْبِیَاءِ » (سنن ابی داود : کتاب الصلاة ، حدیث ۱۰۴۷ ، وسنن الدارمی : کتاب الصلاة ، حدیث ۱۶۱۱ ، وسنن ابن ماجة : کتاب اقامة الصلاة والسنة ، حدیث ۱۰۸۵ ، حکم الالبانی : صحیح)

اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمہارے افضل ایام میں سے جمعے کا دن ہے۔ اس میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی میں ان کی روح قبض کی گئی، اسی میں نفخة (دوسری دفعہ صور پھونکنا) ہے اور اسی میں صعقة (پہلی دفعہ صور پھونکنا جس سے تمام بنی آدم ہلاک ہوجائیں گے)۔ سو اس دن میں مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا ”اے اللہ کے رسول! ہمارا درود آپ پر کیوں کر پیش کیا جائے گا، حالانکہ آپ بوسیدہ ہوچکے ہوں گے؟“ (یعنی آپ کا جسم۔) آپ نے فرمایا ”اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسم حرام کردیے ہیں۔“

اس سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ عقل کو نقل کے تابع ہونا چاہیے۔

روحیں، جسموں سے پہلے پیدا کی گئی ہیں

اللہ تعالیٰ نے انسان (کے جسم) کو بعد میں پیدا کیا، اس سے پہلے اس کی روح پیدا کی گئی۔

« عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَتْرُكَهُ ، فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهِ ، يَنْظُرُ مَا هُوَ ، فَلَمَّا رَآهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهُ خُلِقَ خَلْقاً لَا يَتَمَالَكُ »

(صحيح مسلم : كتاب البر والصلة والآداب ، حديث ٢٦١١)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب اللہ تعالیٰ نے جنت میں آدم علیہ السلام کی صورت بنالی تو جب تک چاہا، ان (کے جسد) کو وہاں رکھا۔ ابلیس اس کے آس پاس گھوم کر دیکھنے لگا کہ وہ کیسا ہے۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ (جسم) اندر سے کھوکھلا ہے تو اس نے جان لیا کہ اسے اس طرح پیدا کیا گیا کہ یہ ضود پر قابو نہیں رکھ سکتا۔“

یعنی شہوت اور غضب میں اپنے تئیں سنبھال نہ سکے گا یا وسوسوں سے اپنے تئیں بچا نہ سکے گا۔ (امام نووی رحمہ اللہ)

« حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ : اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْماً ، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكاً بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ، فَيُكْتَبُ عَمَلُهُ ، وَاَجَلُهُ ، وَرِزْقُهُ ، وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ ، فَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ، حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ، فَيَسْبِقُ

عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ، فَيَدْخُلُ النَّارَ » (صحيح البخاري : كتاب احاديث الانبياء ، حديث ٣٣٣٢)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو صادق اور مصداق ہیں، انھوں نے بیان فرمایا ”تم میں سے ہر ایک کی بنیاد پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں (نطفۂ امتزاج کی شکل میں) چالیس دن تک رہتی ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں تک گاڑھے اور جامد خون کی صورت میں رہتی ہے۔ اس کے بعد اتنے ہی دنوں تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے۔ وہ اس کا عمل و کردار، اس کی موت، اس کا رزق اور اس کا نیک بخت یا بد بخت ہونا لکھتا ہے۔ اس کے بعد اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ پھر انسان زندگی بھر اہل جہنم کے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو لکھی ہوئی اس کی تقدیر اس کے آگے آجاتی ہے، لہٰذا وہ اہل جنت کے عمل کر کے جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔ اسی طرح کوئی شخص زندگی بھر اہل جنت کے عمل کرتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو لکھی ہوئی تقدیر اس کے آگے آجاتی ہے، لہٰذا وہ اہل جہنم کے عمل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کر کے جہنم میں پہنچ جاتا ہے۔"

مندرجہ بالا دونوں حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جسم کے بننے کے بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے، یعنی روحیں، جسموں سے پہلے بنائی گئی ہیں۔

مندرجہ بالا حدیث پر غور کرنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں انسان کو بننے کے مختلف اوقات میں مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، جیسے نطفہ، علقہ، مضغہ وغیرہ۔ ہم اسے نظریۂ اضافت (Theory of Relativity) سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں جسے آئن سٹائن نے مسلم سائنس داں علامہ زرقانی رحمہ اللہ علیہ سے لیا ہے۔

نظریۂ اضافت

مختلف چیزوں پر وقت کا مختلف رفتار سے گزرنا نظریۂ اضافیت کہلاتا ہے۔ مثال کے لیے سورۂ بقرہ کی آیت ۲۵۹ کو لے لیتے ہیں۔ ارشاد ہے :

﴿ اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴾ (سورة البقرة : ۲ / ۲۵۹)

"یا اس شخص کے مانند جس کا گزر اس بستی پر ہوا جو چھت کے بل اوندھی پڑی ہوئی تھی۔ وہ کہنے لگا، اس کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اسے کس طرح زندہ کرے گا؟ پس اللہ تعالیٰ نے اسے سو سال کے لیے مار دیا، پھر اسے اٹھایا۔ پوچھا، کتنی مدت تجھ پر گزری؟ کہنے لگا، ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔ فرمایا، بلکہ تو سو سال تک رہا۔ پھر اب تو اپنے کھانے پینے کو دیکھ کہ بالکل خراب نہیں ہوا اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ۔ ہم تجھے لوگوں کے لیے ایک نشانی بناتے ہیں۔ تو دیکھ کہ ہم ہڈیوں کو کس طرح اٹھاتے ہیں، پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ جب یہ سب ظاہر ہو چکا تو کہنے لگا، میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔"

مندرجہ بالا آیت میں عزیر علیہ السلام، ان کا گدھا اور کھانے پر وقت (سو سال) کا مختلف رفتار سے گزارنا نظریۂ اضافیت کی ایک مثال ہے۔

روح کیسی ہوتی ہے؟

روح کے لیے لفظ "نفخ" (پھونک) کا استعمال کیا گیا ہے۔ ہوا کو محسوس کیا جا سکتا ہے لیکن دیکھا نہیں جا سکتا۔ روح کو محسوس بھی نہیں کیا جا سکتا اور نہ دیکھا ہی جا سکتا ہے۔ ہوا اور روح کے درمیان یہ ایک بنیادی فرق ہے۔

روحیں کہاں ہیں؟

« عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ » (صحيح مسلم : كتاب البر والصلة والآداب ، حديث ٢٦٣٨)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”روحیں ایک دوسرے کے ساتھ رہنے والی جماعتیں ہیں۔ان میں سے جو ایک دوسرے (کی ایک جیسی صفات) سے آگاہ ہوگئیں۔ان میں یکجائی (الفت) ہوگئی اور (صفات کے اختلاف کی بنا پر) جو ایک دوسرے سے گریزاں رہیں، وہ باہم مختلف ہوگئیں۔“

روح کیا ہے؟

﴿ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴾ (سورة الاسراء : ١٧ / ٨٥)

”اور یہ لوگ آپ سے روح کی بابت سوال کرتے ہیں۔آپ جواب دیجیے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمھیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔“

« عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَرِبِ الْمَدِيْنَةِ ، وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى عَسِيْبٍ مَعَهُ ، فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُوْدِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ ؟ وَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَا

تَسْئَلُوْهُ ، لَا يَجِيْءُ فِيْهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهُ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَنَسْئَلَنَّهُ ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ (ﷺ) ! مَا الرُّوْحُ ؟ فَسَكَتَ ، فَقُلْتُ : اِنَّهُ يُوْحٰى اِلَيْهِ ، فَقُمْتُ ، فَلَمَّا انْجَلٰى عَنْهُ ، قَالَ : ﴿ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴾ ، قَالَ الْاَعْمَشُ : هٰكَذَا فِيْ قِرَاءَتِنَا » (بخاری : كتاب العلم ، حديث ١٢٥)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینے کے ویرانے میں چل رہا تھا اور آپ کھجور کی چھڑی کے سہارے چل رہے تھے۔ راستے میں چند یہودیوں کے پاس سے گزر ہوا۔انھوں نے آپس میں کہا ”ان سے روح کے متعلق سوال کرو۔“ ان میں سے ایک نے کہا ”تم ان سے ایسا سوال نہ کرو جس کے جواب میں وہ ایسی بات کہیں جو تمھیں ناگوار گزرے۔“ بعض نے کہا ”ہم تو ضرور پوچھیں گے۔“ آخر ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا ”اے ابوالقاسم! روح کیا چیز ہے؟“ آپ خاموش رہے۔میں نے (دل میں) کہا کہ آپ پر وحی اتر رہی ہے، چنانچہ میں کھڑا ہوگیا۔جب وحی کی کیفیت ختم ہوگئی تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی ”(اے پیغمبر!) یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں۔کہہ دو کہ روح میرے مالک کا حکم ہے۔اور انھیں بہت کم علم عطا کیا گیا ہے۔“

امام اعمش رحمہ اللہ علیہ نے کہا ”ہماری قراءت میں ایسا (بصیغۂ غائب) ہی ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ بالا آیت میں لفظ ''رب'' کا استعمال یہ ظاہر کرتا ہے کہ روح مخلوق ہے۔

قرآن مجید بھی روح ہے

اس بات کو ذہن نشین رکھیں کہ ایک روح ایسی بھی ہے جو مخلوق نہیں ہے۔ وہ ہے قرآن مجید۔ قرآن میں ہے :

﴿ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴾

(سورة الشوریٰ : ٤٢ / ٥٢)

''اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح کو اتارا ہے۔ آپ اس سے پہلے یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ کتاب اور ایمان کیا چیز ہے؟ لیکن ہم نے اسے نور بنایا، اس کے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں، ہدایت دیتے ہیں۔ بے شک آپ راہ راست کی رہنمائی کر رہے ہیں۔''

جبریل علیہ السلام بھی روح ہیں

جبریل علیہ السلام کو بھی روح کہا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے :

﴿ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۙ عَلٰي قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴾

(سورة الشعراء : ٢٦ / ١٩٣-١٩٤)

''اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے۔ آپ کے دل پر اترا ہے کہ آپ آگاہ کر دینے والوں میں سے ہو جائیں۔''

عیسیٰ علیہ السلام بھی روح ہیں

عیسیٰ علیہ السلام کو بھی روح کہا گیا ہے کیونکہ انسان کی تخلیق میں دو چیزیں درکار ہوتی ہیں :

① مادہ (نطفہ، منی) ② اللہ تعالیٰ کا حکم ''کن''

عیسیٰ علیہ السلام کی تخلیق میں مادہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کا حکم ''کن'' ہے جو ایک امر (حکم) ہے۔ اللہ تعالیٰ کے امر سے عیسیٰ کی تخلیق ہوئی۔

انسان کے مر جانے کے بعد بھی روح موجود ہوتی ہے

« حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ ، عَنْ اَبِيْهِ ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِذَا وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ ، فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ ، فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ : قَدِّمُوْنِيْ ، وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا : يَا وَيْلَهَا ! اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا ، يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ ، وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ » (بخاری : کتاب الجنائز ، حدیث ١٣١٦)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک ہو تو کہتا ہے، مجھے جلدی آگے لے چلو! اور اگر وہ نیک نہ ہو تو وہ اپنے گھر والوں سے کہتا ہے، افسوس! تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ انسانوں کے سوا اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے۔ اگر انسان سن لیں تو (مارے دہشت کے) بے ہوش ہو جائیں۔''

مندرجہ بالا حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مردہ حقیقت میں بولتا ہے جسے انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس وقت اس سفر میں اس کا روح سے کیسا تعلق ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اذن سے مردے خاص خاص موقعوں پر (یا تو عبرت کے طور پر یا معجزے کے طور پر) سنتے بھی ہیں۔

مردوں کو (عبرت کے طور پر) سنایا جاتا ہے

« عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہُ قَالَ : اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہِ ، وَتَوَلّٰی عَنْہُ اَصْحَابُہُ اِنَّہُ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِہِمْ » (سنن ابی داود : کتاب الجنائز ، حدیث ٣٢٣١ ، حکم الالبانی : صحیح)

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بندے کو جب اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس کے پاس سے جانے لگتے ہیں تو بلا شبہ وہ

ان کے جوتوں کی چاپ سنتا ہے۔''

مردہ واپس جانے والوں کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے کیونکہ وہ نیچے زمین میں ہے اور لوٹنے والے اوپر چل رہے ہوتے ہیں۔ وہ ان کی بات چیت نہیں سنتا کیونکہ قبر پر آواز جانے کا کوئی ذریعہ نہیں۔ اس سے سماع موتٰی (مُردوں کا سننا) پر استدلال کرنا محض غلط ہے کیونکہ لوٹنے والوں کی بات سننے کا ذکر اس حدیث میں نہیں ہے، لہٰذا جوتیوں کی دھمک سننے سے بات چیت کے سننے کا اثبات غلط ہے۔

مردوں کو (معجزے کے طور پر) سنایا جاتا ہے

« عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : سَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنَ اللَّیْلِ بِبِئْرِ بَدْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ یُنَادِیْ : یَا اَبَا جَھْلِ بْنَ ھِشَامٍ ! وَیَا شَیْبَۃُ بْنَ رَبِیْعَۃَ ! وَیَا عُتْبَۃُ بْنَ رَبِیْعَۃَ ! وَیَا اُمَیَّۃُ بْنَ خَلَفٍ ! ھَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا ؟ فَاِنِّیْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِیْ رَبِّیْ حَقًّا ، قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! اَوَ تُنَادِیْ قَوْماً قَدْ جَیَّفُوْا ؟ فَقَالَ : مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْھُمْ ، وَلٰکِنَّھُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یُجِیْبُوْا » (سنن النسائی : کتاب الجنائز ، حدیث ٢٠٧٧ ، حکم الالبانی : صحیح)

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں نے (جنگ بدر کے بعد) رات کو بدر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کنویں پر رسول اللہ ﷺ کو کھڑے فرماتے ہوئے سنا ”اے ابو جہل بن ہشام! اے شیبہ بن ربیعہ! اے عتبہ بن ربیعہ! اے امیہ بن خلف! کیا تم نے اپنے رب کا وعدہ سچ پایا؟ میں نے اپنے رب کا وعدہ سچ پایا ہے۔“ لوگوں نے کہا ”اے اللہ کے رسول! آپ ان لوگوں کو پکار رہے ہیں جو لاش بن چکے ہیں؟“ آپ نے فرمایا ”تم میری بات کو ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر وہ جواب نہیں دے سکتے۔“

مندرجہ بالا حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر مردوں تک آواز پہنچا بھی دی جائے تو وہ جواب نہیں دے سکتے۔

ہر جگہ اس بات کو لاگو کر دینا کہ ”مردے سنتے ہیں“ قرآن و حدیث کے ساتھ ایک خوف ناک اور خطرناک مذاق ہے کیونکہ ایسی کوئی واضح دلیل موجود نہیں ہے جس سے ثابت ہوتا ہو کہ ”مردے سنتے ہیں“۔

عالم برزخ میں بھی جسم کے ساتھ روح کا تعلق ہوتا ہے

روح، عالم ارواح سے بدن میں آتی ہے، مدت تک جسم میں رہتی ہے، پھر جسم کو چھوڑنے کے بعد بھی جسم کے ساتھ ایک خاص تعلق برقرار رکھتی ہے، اسی لیے تو مردہ بولتا اور سنتا ہے، لیکن اس کی کیفیت مجہول ہے۔

عالم برزخ میں بھی روح کا میت کے ساتھ ایک خاص تعلق ہوتا ہے۔ قاہرہ (مصر) میں رکھی ہوئی فرعون کی لاش کو دیکھ کر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس پر عذاب نہیں ہو رہا ہے۔

عذاب ہو رہا ہے لیکن اس کی کیفیت ہم پر ظاہر نہیں ہے۔ اسی طرح کسی میت کو اجر مل رہا ہو تو وہ کیفیت بھی ہم پر ظاہر نہیں ہوتی۔ اسے ہم ایک مثال سے سمجھتے ہیں۔

ایک مثال

ایک کمرے میں تین آدمی ہیں جس میں سے دو لوگ سوئے ہوئے ہیں اور ایک شخص بیدار بیٹھا ہے۔ سونے والوں میں سے ایک شخص خواب میں دیکھ رہا ہے کہ اسے فرشتے عذاب دے رہے ہیں، جبکہ دوسرا شخص اپنے خواب میں دیکھ رہا ہے کہ وہ باغات میں میوے اور پھل کھا رہا ہے۔ بیدار شخص اپنے کسی کام میں مصروف ہے۔

کیا بیدار شخص ان دونوں سونے والوں کے خواب سے واقف ہے؟ کیا دونوں سونے والے آدمی بیدار شخص کی مصروفیت سے واقف ہیں؟ کیا دونوں سونے والے ایک دوسرے کی کیفیت سے واقف ہیں؟

ان سارے سوالوں کا ایک ہی جواب ہے ”قطعی نہیں“۔

بالکل اسی طرح کا معاملہ زندوں اور مردوں کا ہے۔ کسی کی کیفیت سے کوئی واقف نہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ کسے اجر مل رہا ہے اور کسے عذاب۔ ذیل میں حدیث پیش کی جارہی ہے جس سے بہت سارے سوال حل ہو جائیں گے:

« عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرُ ، وَفِيْ يَدِهِ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ . مَرَّتَيْنِ ، اَوْ ثَلَاثًا ، زَادَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ . هَاهُنَا . وَقَالَ : وَاِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ حِيْنَ يُقَالُ لَهُ : يَا هٰذَا ! مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ ؟ قَالَ هَنَّادٌ : قَالَ : وَيَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهُ : مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُوْلُ : رَبِّيَ اللّٰهُ ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ : مَا دِيْنُكَ ؟ فَيَقُوْلُ : دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ : مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ ؟ قَالَ : فَيَقُوْلُ : هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيَقُوْلَانِ : وَمَا يُدْرِيْكَ ؟ فَيَقُوْلُ : قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ . زَادَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ . فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ﴾ (سورة ابراهيم : ١٤ / ٢٧) الْآيَةَ – ثُمَّ اتَّفَقَا – قَالَ : فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : اَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِيْ ، فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ ، وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ . قَالَ : فَيَأْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا . قَالَ : وَيُفْتَحُ لَهُ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ . قَالَ : وَاِنَّ الْكَافِرَ . فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ : وَتُعَادُ رُوْحُهُ فِيْ جَسَدِهٖ ،

وَيَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ : لَهُ مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُوْلُ : هَاهْ هَاهْ هَاهْ ، لَا اَدْرِيْ ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ : مَا دِيْنُكَ ؟ فَيَقُوْلُ : هَاهْ هَاهْ ، لَا اَدْرِيْ ، فَيَقُوْلَانِ : مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ ؟ فَيَقُوْلُ : هَاهْ هَاهْ ، لَا اَدْرِيْ ، فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : اَنْ كَذَبَ ، فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ ، وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ ، وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا اِلَى النَّارِ . قَالَ : فَيَأْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا . قَالَ : وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهُ . زَادَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ : ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ اَعْمٰى اَبْكَمُ مَعَهُ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيْدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا . قَالَ : فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيْرُ تُرَابًا . قَالَ : ثُمَّ تُعَادُ فِيْهِ الرُّوْحُ » (سنن ابی داود : كتاب السنة ، حديث ٤٧٥٣ ، حكم الالبانی : صحيح)

براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری کے جنازے میں گئے۔ ہم قبر کے پاس پہنچے تو ابھی لحد تیار نہیں ہوئی تھی، لہٰذا رسول اللہ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے آس پاس بیٹھ گئے، گویا ہمارے سروں پر پرندے ہوں۔ (انتہائی پرسکون اور خاموشی سے بیٹھے تھے۔) آپ کے ہاتھ میں چھڑی تھی۔ آپ اس سے زمین کرید رہے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا ''اللہ سے قبر کے عذاب کی امان مانگو۔'' آپ نے یہ دو یا تین بار فرمایا۔ جریر کی روایت میں یہاں یہ اضافہ ہے...... ''جب لوگ واپس جاتے ہیں تو میت ان کے قدموں کی آواز سنتی ہے، جبکہ اس سے یہ پوچھا جا رہا ہوتا ہے، اے فلاں! تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے؟'' ہناد نے کہا، فرمایا ''اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں، تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے، میرا رب اللہ ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں، تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے، میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں، یہ آدمی کون ہے جو تم میں مبعوث کیا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے، وہ اللہ کے رسول (ﷺ) ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں، تجھے کیسے علم ہوا؟ وہ کہتا ہے، میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، میں اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔'' جریر کی روایت میں مزید ہے ''یہی (سوال جواب) اللہ عزوجل کے اس فرمان کا مصداق ہے (ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔)'' پھر وہ دونوں روایت کرنے میں متفق ہیں۔ فرمایا ''پھر آسمان سے منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے، تحقیق میرے بندے نے سچ کہا ہے۔ اسے جنت کا بستر بچھا دو، اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف سے دروازہ کھول دو۔'' فرمایا ''جنت کی طرف سے وہاں کی ہوائیں، راحتیں اور خوشبو آنے لگتی ہیں اور اس کی قبر کو انتہائے نظر تک وسیع کر دیا جاتا ہے۔'' پھر کافر اور اس کی موت کا ذکر کیا اور فرمایا ''اس کی روح

اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے۔ وہ (دو فرشتے) اس کے پاس آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں، تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے، ہاہ! ہاہ! مجھے خبر نہیں۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں، تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے، ہاہ! ہاہ! مجھے خبر نہیں۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں، یہ آدمی کون ہے جو تم میں مبعوث کیا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے، ہاہ! ہاہ! مجھے خبر نہیں۔ منادی آسمان سے ندا دیتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا۔ اسے آگ کا بستر بچھا دو، اسے آگ کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے دوزخ کی طرف سے دروازہ کھول دو۔ فرمایا ''پھر اس جہنم کی طرف سے اس کی تپش اور سخت گرم ہوا آنے لگتی ہے اور اس پر قبر کو تنگ کر دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔'' جریر کی روایت میں مزید ہے ''پھر اس پر ایک اندھا گونگا فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جس کے پاس بھاری گرز ہوتا ہے۔ اگر اسے پہاڑ پر مارا جائے تو وہ (پہاڑ) مٹی مٹی ہو جائے۔ پھر وہ اسے اس (گرز) کے ساتھ ایسی چوٹ مارتا ہے جس کی آواز جنوں اور انسانوں کے سوا مشرق و مغرب کے درمیان ساری مخلوق سنتی ہے۔ اور پھر وہ مٹی (ریزہ ریزہ) ہو جاتا ہے۔ فرمایا ''پھر اس میں روح لوٹائی جاتی ہے۔''

مندرجہ بالا حدیث میں تاکید کی گئی ہے کہ عذاب قبر سے حفاظت کی دعا مانگی جائے۔

عذاب قبر سے حفاظت کی دعا

ہر نماز میں عذاب قبر سے، فتنۂ دجال سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور قرض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے نجات کے لیے دعا مانگنا چاہیے۔

« عَنْ عُرْوَةَ ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ، اَخْبَرَتْهُ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِیْ صَلَاتِهِ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ ، وَالْمَغْرَمِ . فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ : مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ ؟ فَقَالَ : اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ ، وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ » (سنن ابی داود : كتاب الصلاة ، حديث ٨٨٠ ، حكم الالبانی : صحيح)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں یہ دعا کرتے تھے : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ . (اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مجھے مسیح دجال کے فتنے سے محفوظ رکھ، مجھے زندگی اور موت کے فتنوں سے محفوظ فرما۔ اے اللہ! مجھے گناہ کے کاموں اور قرض سے بچائے رکھ۔" کسی نے کہا "آپ قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں؟ (اس کی کیا وجہ ہے؟)" آپ نے فرمایا "جب بندہ قرض لے لیتا ہے، پھر بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا۔"

میت کی تدفین کی بعد دعا کی تلقین

« عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ ، وَسَلُوْا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ ، فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ » (سنن ابی داود : كتاب الجنائز ، حديث ٣٢٢١ ، حكم الالبانی : صحيح)

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کر کے فارغ ہو جاتے تو قبر پر رکتے اور فرماتے "اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور ثابت قدمی کی دعا کرو۔ بے شک اب اس سے سوال کیا جائے گا۔"

جنازے کی دعا

« عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى عَلٰى جَنَازَةٍ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا ، وَمَيِّتِنَا ، وَشَاهِدِنَا ، وَغَائِبِنَا ، وَصَغِيْرِنَا ، وَكَبِيْرِنَا ، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ » (سنن ابن ماجة :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كتاب الجنائز ، حديث ١٤٩٨ ، حكم الالباني : صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جنازے کی نماز پڑھاتے تو یوں فرماتے : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا ، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا ، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ .

(اے اللہ! ہمارے زندوں، مردوں، حاضر، غائب، چھوٹوں، بڑوں، مذکر اور مونث (سب) کی مغفرت فرمادے۔ اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے ، اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور جسے فوت کرے، اس کا خاتمہ ایمان پر کرنا۔ اے اللہ! اس (جانے والے) کے اجر سے ہمیں محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا۔)"

انسان کی آخری وصیت کیا ہونا چاہیے؟

انسان اپنی موت سے پہلے یہ وصیت کرے کہ اس کی نماز جنازہ موحدین ادا کریں۔

« عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلَى جَنَازَتِهِ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا ، لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا ، اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ » (سنن ابى داود : كتاب الجنائز ، حديث ٣١٧٠ ، حكم

الالبانی : صحیح)

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا "جو کوئی مسلمان فوت ہوجائے اور پھر اس پر چالیس آدمی کھڑے ہو کر جنازہ پڑھیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اس میت کے بارے میں ان کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چالیس موحدین کا نماز جنازہ پڑھنا میت کی مغفرت کا سبب ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تلاش کر کے جنازے میں چالیس مسلمان جمع کرتے تھے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں سو مسلمانوں کا ذکر ہے۔ پس جب چالیس کی سفارش مقبول ہے تو سو کی بدرجۂ اولی مقبول ہوگی، باذن اللہ۔

قبر سے زیادہ ہولناک کوئی چیز نہیں

موحدوں کی سفارش مقبول ہو تو قبر میں راحت ملتی ہے، ورنہ قبر سے زیادہ ہولناک کوئی چیز نہیں ہے۔

« عَنْ هَانِئٍ ، مَوْلَى عُثْمَانَ ، قَالَ : كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ يَبْكِي حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ ، فَقِيْلَ لَهُ : تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ، وَلَا تَبْكِي ، وَتَبْكِي مِنْ هٰذَا ؟ قَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ ، فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ ، فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ . قَالَ : وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ » (سنن ابن ماجة : كتاب الزهد ، حديث ٤٢٦٧ ، حكم الالبانی : حسن)

عثمان ؓ کے آزاد کردہ غلام ہانی بربری ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا، عثمان بن عفان ؓ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ ڈاڑھی تر ہوجاتی۔ کسی نے کہا ''آپ جنت اور جہنم کا ذکر کرتے ہیں تو آپ کو رونا نہیں آتا، جبکہ اس (قبر) کو دیکھ کر روتے ہیں۔ (اس کی کیا وجہ ہے؟)'' انھوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قبر، آخرت کی پہلی منزل ہے۔ اگر آدمی اس سے نجات پا گیا تو بعد والے مراحل اس سے آسان ہوں گے۔ اگر اس سے نجات نہ پاسکا تو بعد کے مراحل اس سے زیادہ دشوار ہوں گے۔'' وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں نے جو بھی منظر کبھی دیکھا ہے، قبر اس سے زیادہ ہولناک ہے۔''

روحوں کو کہاں رکھا جاتا ہے؟

« عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ

بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُولُونَ : اخْرُجِي رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ إِلَى رَوْحِ اللّٰهِ ، وَرَيْحَانٍ ، وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ ، فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيحِ الْمِسْكِ ، حَتَّى أَنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ : مَا أَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيحَ الَّتِي جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ ، فَيَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ ، فَيَسْأَلُونَهُ : مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ ؟ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ ؟ فَيَقُولُونَ : دَعُوهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الدُّنْيَا ، فَإِذَا قَالَ : أَمَا أَتَاكُمْ ؟ قَالُوا : ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتُضِرَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُولُونَ : اخْرُجِي سَاخِطَةً مَسْخُوطًا عَلَيْكِ إِلَى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ ، حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ الْأَرْضِ ، فَيَقُولُونَ : مَا أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيحَ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ » (سنن النسائی : کتاب الجنائز ، حدیث ١٨٣٤ ، حکم الالبانی : صحیح)

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ''جب مومن کو موت آنے لگتی ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشمی لباس لے کر اس کے پاس آجاتے ہیں اور کہتے ہیں، اے مومن روح! نکل آ۔ تو اللہ تعالیٰ سے راضی، اللہ تعالیٰ تجھ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راضی۔ اور چل اللہ کی رحمت و مہربانی کی طرف اور پہنچ ایسے رب کے پاس جو تجھ پر قطعاً ناراض نہیں ہے۔ پس وہ انتہائی خوشبودار، پاکیزہ کستوری جیسی مہک کے ساتھ نکل آتی ہے، حتیٰ کہ فرشتے (خوشی اور سرور سے) اسے ایک دوسرے کو پکڑاتے (ہاتھوں ہاتھ لیتے) ہیں اور اسی طرح وہ اسے آسمان کے دروازے تک لے جاتے ہیں۔ آسمان والے فرشتے کہتے ہیں، کس قدر خوشبودار ہے یہ روح جو تم زمین سے لائے ہو! پھر وہ اسے (پہلے سے فوت شدہ) مومنین کی روحوں کے پاس لے آتے ہیں۔ اللہ کی قسم! وہ اس کے آنے پر اس قدر خوش ہوتے ہیں کہ تم اپنے کسی غائب شخص کے آنے پر اتنے خوش نہیں ہوتے۔ پھر وہ (پہلے مومن) اس سے پوچھتے ہیں، فلاں کا کیا حال ہے؟ فلاں کا کیا حال ہے؟ پھر وہ (آپس میں) کہتے ہیں، چھوڑو اسے، وہ تو دنیا کے غم و فکر میں تھا۔ جب وہ روح کہتی ہے کہ کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ (وہ تو کب کا مر چکا ہے)؟ تو وہ کہتے ہیں، اوہو! اسے اس کے جہنمی ٹھکانے کی جانب لے جایا گیا ہے۔ (اس کے مقابلے میں) جب کافر کو موت آتی ہے تو عذاب کے فرشتے گندا بدبودار ٹاٹ لے کر اس کے پاس آجاتے ہیں اور (غصے سے) کہتے ہیں، نکل ادھر۔ تو بھی ناراض اور تیرا اللہ بھی تجھ پر ناراض۔ چل، اللہ عزوجل کے عذاب کی طرف۔ پس وہ انتہائی بدبودار، مردار لاش کے بھبوکے کے ساتھ نکلتی ہے، حتیٰ کہ وہ اسے زمین کے دروازے پر لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں، کس قدر بدبو دار ہے یہ! حتیٰ کہ وہ اسے (پہلے سے مرے ہوئے) کافروں کی روحوں میں

لے جاتے ہیں۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اچھی روحوں کو "علیین" میں، جبکہ بری روحوں کو "سجین" میں رکھا جاتا ہے۔

روحوں کا سفر

ہم نے پڑھا کہ جسد (جسم) کے بنائے جانے سے پہلے روح بنائی جاتی ہے۔ روحیں ابتدا میں عالم ارواح میں رہتی ہیں، پھر اسے جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔ مدت تک وہ جسم خاکی میں رہتی ہیں، پھر باذن اللہ انسان کی موت کا وقت آتا ہے تو فرشتہ جسم سے روح نکالنے کے لیے پہنچ جاتا ہے۔

﴿ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴾ (سورة السجدة : ٣٢ / ١١)

"کہہ دیجیے کہ تمھیں موت کا فرشتہ فوت کرے گا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے۔ پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔"

﴿ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴾

(سورة الانعام : ٦ / ٦١)

"اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے، برتر ہے اور تم پر نگہداشت رکھنے والے بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آجاتی ہے، اس کی روح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔"

انسان کی موت کے بعد اس کی روح کا تعلق اس کے جسم سے ہوتا ہے، اسی لیے وہ فرشتوں کے سوالات کے جوابات دے سکتا ہے۔

﴿ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴾

(سورة المومنون : ٢٣ / ١٠٠)

"ان کے پس پشت تو ایک حجاب (برزخ) ہے، ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔"

روحیں اپنے جوابات کے لحاظ سے یا علیین میں جاتی ہیں جو عرش پر ہے یا سجین میں جو زمین میں ہے۔

روحیں قیامت کے قائم ہونے تک علیین یا سجین ہی میں رہتی ہیں۔ پھر جب قیامت کے قائم ہونے کا وقت آئے گا، ساری قبریں پھٹ جائیں گی اور سب باہر نکل آئیں گے۔

سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی قبر پھٹے گی، جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے :

« عَنْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَاَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ ، وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ »

(صحيح مسلم : كتاب الفضائل ، حديث ٢٢٧٨)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں قیامت کے دن (تمام) اولاد آدم کا سردار ہوں گا، پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کھلے گی،

سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلا ہوں گا جس کی شفاعت قبول ہوگی۔"

قبروں سے نکلنے کے بعد حشر کے میدان میں حساب کتاب کے بعد جنت اور جہنم کا فیصلہ ہوگا۔ جنتی جنت میں چلیں جائیں گے اور جہنمی جہنم میں۔ موت کو دنبے کی شکل میں ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر کسی کو موت نہیں ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"روحوں" سے متعلق چند ایسے امور
جو شریعت اسلامیہ میں ثابت نہیں ہیں

① روحیں گھر آتی ہیں

کچھ لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جمعرات یا کسی مخصوص رات کو روحیں گھر آتی ہیں اور میوے، مٹھائیاں کھاتی ہیں۔ یہ عقیدہ باطل ہے کیونکہ روحوں کے گھر آنے سے متعلق کوئی صحیح روایت موجود نہیں ہے۔

اگر روح کسی نیک بندے کی ہوگی تو وہ علیین جیسی جگہ کو چھوڑ کر دنیا میں دوبارہ واپس آنا نہیں چاہے گی کیونکہ وہ دنیا کی تکلیفوں اور دکھوں سے واقفیت رکھتی ہے۔ اور اگر روح کسی برے انسان کی ہوگی تو سجین سے فرشتے اسے نکلنے نہیں دیں گے۔

② روحوں کو بلایا جاتا ہے

کچھ عامل (تعویذ، گنڈا، جھاڑ پھونک یا جادو کرنے والے) یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ روحوں کو بلا کر ان سے حال چال معلوم کرتے ہیں۔ دراصل وہ کم علم یا جاہل لوگوں کو بے وقوف بنا کر ان سے پیسہ حاصل کرتے ہیں۔

③ مردے سنتے ہیں

مردوں کے بولنے اور سننے سے متعلق احادیث پہلے ہی بیان کی جا چکی ہیں۔ انھیں احادیث کا سہارا لے کر کم علم اور بدعتی لوگ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مردے بولتے اور سنتے ہیں، جبکہ انھیں احایث سے ثابت کیا گیا ہے کہ عبرت اور معجزے کے طور پر انھیں سنایا جاتا ہے۔ پس یہ عقیدہ رکھنا کہ مردے سنتے ہیں، باطل ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے:

﴿ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴾ (سورة النمل : ٢٧ / ٨٠)

"بے شک آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں، جبکہ وہ پیٹھ پھیرے روگرداں جا رہے ہوں۔"

لہٰذا ثابت ہوا کہ قبروں پر اپنی حاجت پیش کرنا بے بنیاد اور شرکیہ عقیدہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصادر و مراجع

قرآن کریم

تفسیر احسن البیان، از حافظ صلاح الدین یوسف

صحیح بخاری (اردو)، ترجمہ از حافظ عبد الستار حماد

صحیح مسلم (اردو)، ترجمہ از پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلال پوری

سنن ابوداؤد (اردو)، ترجمہ از ابوعمار عمر فاروق سعیدی

سنن ابن ماجہ (اردو)، ترجمہ از مولانا عطاء اللہ ساجد

سنن نسائی (اردو)، ترجمہ از حافظ محمد امین

صحيح وضعيف السنن الاربعة ، للالباني .

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

تدمیث المنطق

بشمول تقریباً ڈھائی سو عربی اصطلاحات مع ترجمہ

ضخامت	قیمت
۲۰۰	۲۰۰ روپے

تدمیث المعقول

بشمول تقریباً دو سو عربی اصطلاحات مع ترجمہ

ضخامت	قیمت
۲۰۰	۲۰۰ روپے

حافظ جلال الدین القاسمی کی کتب

تنویر النحو	(168صفحات)	(مطبوع)
تدمیث النحو	(566صفحات)	(مطبوع)
تنویر الصرف	(64صفحات)	(مطبوع)
تدمیث العقائد	(312صفحات)	(مطبوع)
تدمیث المنطق	(200صفحات)	(غیر مطبوع)
تدمیث الصرف	(328صفحات)	(مطبوع)
تدمیث الفرائض	(192صفحات)	(مطبوع)
تدمیث العروض	(80صفحات)	(مطبوع)
تدمیث اصول الفقہ	(408صفحات)	(مطبوع)
تفہیم مصطلح الحدیث	(208صفحات)	(مطبوع)
تدمیث المعقول (فلسفہ)	(200صفحات)	(غیر مطبوع)
تدمیث الادب (عربی سے اردو)	(1000صفحات)	(غیر مطبوع)
تدمیث الادب (عربی سے انگلش)	(500صفحات)	(غیر مطبوع)
تفسیر ذکر للعالمین (تین مجلدات)	(1540صفحات)	(مطبوع)
فارسی اردو گرامر	(104صفحات)	(مطبوع)
نصیحت کے پھول	(88صفحات)	(مطبوع)
آؤ سنسکرت سیکھیں	(176صفحات)	(مطبوع)
شرح سید الاستغفار	(32صفحات)	(مطبوع)
سنسکرت اردو گرامر	(560صفحات)	(مطبوع)
ہدایۃ النحو (بچوں کے لیے)	(40صفحات)	(مطبوع)
تفسیر القرآن بعد قیام اللیل فی رمضان	(528صفحات)	(مطبوع)